قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

★ امریکہ میں قیدی اسلام قبول کر رہے ہیں — جناب جعفر مسعود ندوی

★ مسیحی داعی کی عبرتناک موت سے پیار — جناب خالد عثمان گاؤں مسلمان ہو گئے۔

★ الحق کی ادارتی تحریر اور جرأت مندانہ موقف — جناب قمر الدین آفریدی

★ فتنۂ قادیانیت اور مولانا دریابادی — منتخبہ علماء اور سکالر

امریکہ میں قیدی اسلام قبول کر رہے ہیں

امریکہ کے مختلف قید خانوں میں گذشتہ چند سالوں کے دوران ڈھائی ہزار امریکی قیدی مشرف بہ اسلام ہوئے اور اب وہ انہی قید خانوں اور جیلوں میں دعوت و تبلیغ اور قیدیوں اور مجرموں کی اصلاح و تربیت کا کام انجام دے رہے ہیں۔

مسلمان داعیوں کی ایک بڑی تعداد قیدیوں اور مجرموں اور سزا یافتہ افراد کی اصلاح کے لئے، اور ان کو اسلام کی ترغیب دلانے کے لئے، اور ان کے دلوں میں پاکیزہ خیالات پیدا کرنے کے لئے امریکی قید خانوں اور جیل کی کوٹھڑیوں کے چکر لگاتی رہتی ہے۔ اور موقعہ ملنے پر ان کے سامنے اسلام کی تعلیمات کو پیش کرتی ہے اور اسلام کے اصول و مبادی کی تشریح کرتی ہے۔

ابھی حال ہی میں دو مسلم سکالروں نے امریکہ کے مختلف قید خانوں کا جائزہ لیا۔ اور ان کا سروے کیا اور اس کی ایک رپورٹ مرتب کی جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس وقت امریکہ میں ۵۰۰ ، قید خانے ہیں۔ اور ہر سال جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کی تعداد ۳۸ ملین تک پہنچ جاتی ہے۔

مختلف جرموں کی پاداش میں جنہیں گرفتار کیا جاتا ہے ان کی تعداد ۱۰ ملین تک پہنچتی ہے ان میں سے ۴ ملین کو تھوڑی مدت کے لئے جیل خانوں میں رکھا جاتا ہے جب کہ قید خانوں میں رہنے والوں کی تعداد ۸۰ لاکھ تک جاتی ہے۔ اور ۳۰ لاکھ قیدیوں کو ضمانت پر رہا کر دیا جاتا ہے۔

جہاں تک نیویارک کا تعلق ہے جو جرائم کی کثرت کی وجہ سے عالمی شہرت کا حامل ہے اس میں ۱۹ جیل ہیں جن میں دو لاکھ ۳۰ ہزار قیدیوں کے رہنے کا انتظام ہے۔

اکثر مجرم اور سزا یافتہ افراد آزاد کئے جانے یا دوسرے قید خانوں میں منتقل کئے جانے سے پہلے اسلام قبول کر لیتے ہیں اسی طرح نیویارک میں ۵۴ ، اصلاح کے گھر ہیں۔ جن میں ۸۷ ہزار مجرم اصلاح اور تربیت کے لئے رکھے جاتے ہیں گذشتہ چند سال میں ان میں سے ۱۰ ہزار قیدیوں نے اسلام قبول کیا اور جرائم سے توبہ کی۔

ان قید خانوں میں مسلمان داعیوں کی طرف سے دینی و اخلاقی تقاریر اور کتب کی فراہمی کا پورا انتظام رہتا ہے جس کی وجہ سے آزادی کے حصول کے بعد ان قیدیوں کے اخلاق بھی بہتر ہو جاتے ہیں۔ اور دینی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ان قیدیوں کو جیلوں سے آزاد ہونے کے بعد ایک اچھی زندگی گزارنے کا موقع ملتا ہے امریکہ معاشرہ میں ان کو احترام حاصل ہوتا ہے۔

مسلمان داعیوں کی اس مخلصانہ کوشش کو دیکھتے ہوئے اور اس کام کی افادیت کو دیکھتے ہوئے امریکی قید خانوں کے ذمہ داروں نے مسلمان داعیوں کے لئے قید خانوں کے دروازے کھول رکھے ہیں وہ جب چاہیں مجرموں کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں اور انہیں اسلام کی تعلیم دے سکتے ہیں۔

یہ مسلمان داعی ان قید خانوں میں نمازوں کے لئے ائمہ کا انتظام کرتے ہیں۔ دینی کتب فراہم کرتے ہیں۔ ان مسلمان داعیوں نے امریکہ کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ قید خانوں میں دینی کتب پہنچائیں۔ اور تلاوت کے لئے قرآن شریف کے نسخے بھیجیں۔ خاص طور پر وہ قرآن شریف جن کے ساتھ انگریزی اور اسپینی زبان میں ترجمہ بھی ہو۔

(بجناب جعفر مسعود ندوی)

مسیحی داعی کی عبرتناک موت سے چار گاؤں مسلمان ہو گئے

سال رواں جنوری میں شمالی نائیجیریا کے صوبہ غونغولی میں واقع موب نامی گاؤں میں ایک نہایت عبرتناک اور نصیحت آموز واقعہ پیش آیا۔ جس کی تفصیل نائیجیریا کے مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہوئی اور متعدد ریڈیو سٹیشنوں سے نشر کی گئی۔

تفصیل اس طرح ہے کہ عمر غیمونامی ایک شخص جو پیدائشی طور پر عیسائی تھا لیکن مسلمانوں کے اخلاق، سیرت و کردار اور حسن معاشرت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اس کی حرماں نصیبی کہ زیور اسلام سے آراستہ ہونے اور عرصہ دراز تک اسلامی زندگی گذارنے کے بعد پھر مرتد ہو گیا۔ اور مسیحیت کا علمبردار اور پرجوش داعی و مبلغ بن گیا۔ اسلام دشمنی، مسلمانوں کے خلاف مہم جوئی اور پروپیگنڈے، قرآن کی تکذیب۔ اس کی اہانت و تحقیر انکار و استہزاء، زبان درازی اور طعن و تشنیع اس کا نصب العین اور زندگی کا اہم مشغلہ بن گیا۔

چنانچہ ایک روز کسی گرجا گھر میں عیسائیوں کے ایک بڑے مجمع کے سامنے حسب معمول اپنے خطاب کے دوران قرآن کی تکذیب اور استہزاء کیا۔ اس پر نکتہ چینیاں اور اعتراضات کئے اور اسلام دشمنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر کہا کہ اگر قرآن خدا کی نازل کردہ آخری کتاب اور اسلام ایک سچا مذہب ہے تو وہ اس کتاب کے نازل کرنے والے سے ... ہے کہ آج اسے زندہ اور صحیح سلامت گھر واپس نہ ہونے دے۔